مسلمان ہوئی ہے، آپؐ نے اس کو واپس کر دیا" (باب إذا أسلم أحد الزوجين)

صاحب عون المعبود فرماتے ہیں: "والحديث يدلّ على أن الزوجين إذا أسلما معاً فهما على نكاحهما ولايسأل عن كيفية وقوعه قبل الاسلام هل وقع صحيحا أم لا مالم يكن المبطل قائما...... الخ" تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو زاد المعاد (۴/ ۱۳، ۱۴)

"حدیث اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ جب زوجین اکٹھے اسلام قبول کر لیں تو ان کا پچھلا نکاح باقی رہے گا، اسلام سے قبل کس طرح یہ نکاح ہوا، اس کی کیفیت کے بارے میں بحث نہیں کی جائے گی الا یہ کہ نکاح کو باطل بنانے والی کوئی وجہ موجود ہو" (مثلاً محرم رشتوں سے نکاح وغیرہ)

☆سوال: کیا وقف چیز کو سستا فروخت کرنا جائز ہے؟

جواب: وقف کی تعریف علماء نے یوں کی ہے کہ "اصل چیز کو بیع، وراثت اور ہبہ سے محفوظ کر لینا اور اس کی آمدنی کسی خاص مد کے لئے فی سبیل اللہ متعین کرنا" وقف کہلاتا ہے۔ (منہاج المسلم، ص ۶۰۴) اور حاشیہ میں ہے کہ اسے فروخت یا ہبہ کرنا یا بطورِ ترکہ ورثاء میں تقسیم کرنا درست نہیں ہے کیونکہ وقف کے ذریعے وہ ان تصرفات سے محفوظ کر لی گئی ہے۔ اور حافظ ابن حجر نے اس کا مفہوم یوں ادا کیا ہے:

الوقف منع بيع الرّقبة والتصدق بالمنفعة على وجه مخصوص (فتح الباری، ۵/ ۳۸۰)

"اصل چیز کو فروخت کرنا منع ہے اور مخصوص طریق سے منافع صدقہ کرنے کا نام وقف ہے"

صحیح بخاری میں قصہ عمر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تصدّق بأصله لايباع ولايوهب ولايورث ولكن ينفق ثمره فتصدق عمر (باب وما للوصي) "اصل چیز کا صدقہ کر دے، اس کی بیع، ہبہ اور وراثت میں لینا ناجائز ہے لیکن اس کا پھل اللہ کی راہ میں صرف کر دیا جائے تو حضرت عمرؓ نے صدقہ کر دیا"۔ (فتح الباری: ص ۵/ ۳۹۲) اس سے معلوم ہوا کہ وقف کیسٹوں کو فروخت کرنا ممنوع ہے چاہے سستی ہی کیوں نہ ہوں۔ حدیث میں مطلقاً ممانعت وارد ہے، سستی اور مہنگی کی تفریق نہیں کی گئی۔

☆سوال: زید اپنی زندگی میں اپنی جائیداد اسلامی وراثت کے اصول پر تقسیم کرنا چاہتا ہے تاکہ بعد میں اولاد میں اختلاف واقع نہ ہو، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ زندگی میں جائیداد تقسیم کرنے کی صحیح صورت کیا ہے؟ (خلیل احمد، لاہور)

جواب: بطورِ میراث زندگی میں جائیداد تقسیم نہیں ہو سکتی ہاں البتہ ہبہ کی صورت میں تقسیم کرنا درست ہے۔ لیکن بایں وجہ راجح مسلک کے مطابق اولاد میں بلا امتیاز مذکر و مؤنث مساوات ضروری ہے چنانچہ قصہ نعمان بن بشیر اس امر کی واضح دلیل ہے۔ جب ان کے والد نے اس کو ایک غلام ہبہ کر کے رسول اللہ ﷺ کو اس پر گواہ بنانا چاہا تو آپؐ نے فرمایا: کیا اپنی تمام اولاد کو تو نے اس کے مثل ہبہ کیا ہے۔ اس نے کہا نہیں، تو آپؐ نے فرمایا: اس ہبہ سے رجوع کر لے اور دوسری روایت میں ہے، کیا تو نے اپنی باقی اولاد کو بھی اس کے مثل دیا ہے؟ کہا: نہیں تو آپؐ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور اولاد میں عدل کرو۔ ان الفاظ "اسکے مثل ہبہ کیا ہے یا اسکے مثل دیا ہے" سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بارے میں ذکور واناث میں فرق نہیں کیونکہ اولاد کا لفظ لڑکے اور لڑکیوں سب کو شامل ہے۔

☆سوال: عدت گزر جانے پر (سابقہ) بیوی سے دوبارہ نکاح کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

(تیسری مرتبہ طلاق کے ماسوا) عدت گزر جانے کی صورت میں دوبارہ نکاح کا جواز ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت معقل بن یسارؓ کی ہمشیرہ کا قصہ اس امر کی واضح دلیل ہے۔ (باب من قال لانكاح إلا بولي) ☆☆